© rasailojaraid.com

جدید زبانوں کے عربی مآخذ

محترم جناب مظفر عباسی ۔۔ (مری)

(۲)

لفظ ایک زبان سے ہجرت کر کے دوسری زبان میں جاتا ہے تو اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا ہے، اور اسکی صورت کس طرح مسخ کی جاتی ہے؟ اس کا اندازہ عربی کے لفظ "امیر" سے کیا جا سکتا ہے۔

امیر امیر عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں صاحب امر یعنی حاکم، انچارج، نگران وغیرہ چونکہ صاحب امر یعنی حاکم مال و دولت کا مالک بھی ہوتا ہے۔ اس نسبت سے اردو میں امیر مالدار کے معنوں میں استعمال کیا جانے لگا یعنی اردو والوں نے لفظ کے مفہوم میں تبدیلی یا تخصیص کی ہے۔ اسکی صورت مسخ نہیں کی۔ البتہ اہل یورپ نے اس کا حلیہ بگاڑ دیا ہے۔

مسلمان یورپ میں سپین کے راستے گئے تھے۔ اور سپین فتح کرنے کیلئے مسلمانوں نے بحیرہ روم کو عبور کیا تھا۔ گویا مسلمانوں کی بحری فوج نے سپین فتح کیا۔ اور اسی فوج کے مجاہد فرانس میں پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ ان مجاہدوں کا سپہ سالار بحری فوج کا کمانڈر "امیر بحر" کہلاتا تھا۔ اہل فرانس نے "امیر البحر" کی اصطلاح اپنائی اور اس سے "بحر" حذف کر دیا۔ "بحر" کا لفظ حذف کرنے کے بعد انہیں صرف امیر کا لفظ اپنانا چاہیئے تھا۔ لیکن عربی زبان سے واقف نہ ہونے کے باعث انہوں نے "بحر" کے شروع میں واقع "ال" امیر کے ساتھ جوڑ کر "امیرال" بنا لیا اور اس طرح فرانسیسی زبان میں بحری فوج کے نگران کو AMIRAL (امیرال) کہا جانے لگا۔ فرانسیسیوں سے انگریزوں نے یہ لفظ اپنایا۔ تو انہوں نے شروع شروع میں صرف اہل فرانس کی نقل پر اکتفا کیا اور AMIRAL (امیرال) ہی بولتے اور لکھتے رہے۔ چنانچہ پرانی انگریزی میں یہی لفظ ملتا ہے۔ بعد میں اسکی صورت مسخ کر کے اسے ADMIRAL (ایڈمرال) بنا دیا اور آج کل بحری فوج کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نگران یا صاحب امر کے لئے ADMIRAL (ایڈمیرال) مستعمل ہے۔

غور فرمایا آپ نے کہ فرانس والوں نے لفظ کی صورت اس طرح بدلی کہ "بحر" کے شروع میں کلمہ تعریف یعنی "ال" واقع تھا اسے اپنی ناسمجھی کے باعث "امیر" کے آخر میں جوڑ دیا۔ اور "امیر" کو "امیرال" بناڈالا۔ اور فرانس والوں سے انگلینڈ والوں نے جب یہ کلمہ مستعار لیا۔ تو اس میں "ایڈ" کا اضافہ کرکے ایڈمیرال (ADMIRAL) بنا دیا۔

معنوی اعتبار سے بھی تحریف کی گئی ہے۔ اور وہ یہ کہ "امیرال" یا "ایڈمیرال" ہر قسم کے نگران، سردار، یا صاحب امر کے لئے نہیں بلکہ صرف بحری فوج کے نگران اعلیٰ کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ حالانکہ جب لفظ بحر حذف کر دیا تھا۔ تو اس لفظ کی عمومیت باقی رہنی چاہیئے تھی۔ اور نہ صرف فوج بلکہ ہر شعبہ کے نگران کو "امیر" یا "ایڈمیرال" کہنا چاہیئے تھا۔

جبل الطارق | سپین، امیر البحر، اور مسلمانوں کی بحری فوج کے ذکر سے ایک اور لفظ یاد آیا جس کی اہل یورپ نے صورت مسخ کرکے ایک مثال اور نمونہ فراہم کیا ہے۔ یہ ہے "جبل الطارق" پرانے اندلس اور موجودہ سپین کے جنوبی ساحل پر ایک شہر آباد ہے۔ جس کا نام GIBRALTAR (جبرالٹر) ہے۔ یہ عربی الفاظ "جبل" اور "طارق" کا مرکب ہے۔ یعنی طارق کا پہاڑ۔ یہ وہ پہاڑی مقام ہے جہاں طارق بن زیاد کی سرکردگی میں مسلمانوں کی بحری فوج نے سرزمین اندلس میں پہلی چھاؤنی لگائی تھی۔

اہل یورپ نے "جبل الطارق" کی صورت مسخ کرکے GIBRALTAR (جبرالٹر) بنا لیا ہے۔ یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ لفظ عربی کے جبل الطارق سے لیا ہے۔ لیکن کسی قاعدے قانون کی نشاندہی نہیں کر سکتے جس کے مطابق "جبل" کو "جبرال" اور "طارق" کو "ٹر" بنا لیا ہے۔

غالباً "امیر البحر" کی طرح "جبل الطارق" میں "الطارق" سے "ال" جبل کے ساتھ لگا لیا گیا ہے۔ اور جبل کے "ل" کو "ر" سے بدل ڈالا ہے۔ اس طرح جبل "جبرال" بن گیا۔ باقی رہا "طارق" سو اس کا "ق" حذف کرکے "طار" باقی رکھا۔ جو تلفظ میں TAR یعنی ٹار اور پھر ٹر بن گیا۔

"ل" اور "ر" (L اور R) کا آپس میں ایک دوسرے سے بدل جانے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ خود عربی میں "سیر" اور "سیل" دو لفظ ہیں جن میں "ر" اور "ل" کا فرق ہے۔ اور معنی کم و بیش ایک ہیں۔ ہمارے ہاں اردو میں "سیر" کا اسم فاعل "سیلانی" مستعمل ہے۔ اگر "ر" اور "ل" آپس میں نہ بدلتے تو یا "سیر" کا اسم فاعل "سیرانی" ہوتا یا سیلانی کا مادہ "سیل" ہوتا۔

حشیش | حشیش عربی میں بھنگ کو کہتے ہیں۔ بھنگ نشہ آور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قاتلوں کی ایک جماعت تھی جس کے افراد حشیش یعنی بھنگ پی کر قتل و غارت کیا کرتے تھے۔ ان لوگوں کو "حشیش" یعنی "بھنگ والے" کہا جاتا تھا۔

صلیبی جنگوں میں اہل یورپ نے مسلمان مجاہدوں کو بے جگری اور بہادری سے لڑتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ لوگ بھنگ پی کر لڑ رہے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ ہر اس شخص کے بارے میں حشیش کا لفظ استعمال کیا جانے لگا۔ جو قتل و غارت کا مظاہرہ کرتا۔ پھر یہ لفظ قاتل کے معنوں میں اہل یورپ نے اپنایا۔ اور "حشیشین" جو حشیش سے جمع تھا، واحد فرض کر لیا۔ اور اسکی صورت ASSASSIN (اساسین) بن گئی۔ اب اہل یورپ نے اپنی زبان میں مزاج کے مطابق اس میں رد و بدل کر کے اس سے حسب ذیل کلمات بنا لئے

ASSASSIN	(اساسین)	قاتل
ASSASSINATION	(اساسی نیشن)	قتل
ASSASSINATE	(اساسی نیٹ)	قتل کرنا
ASSASSINATED	(اساسی نیٹڈ)	مقتول
ASSASSINATOR	(اساسی نیٹر)	قاتل

حشیش سے ایک اور لفظ یاد آیا جسے اہل یورپ نے بگاڑا ہے۔ اور وہ ہے۔ "شرقیین" جو "شرقی" کی جمع ہے۔

شرقیین | شرقیین عربی لفظ ہے۔ جو مشرق کیطرف منسوب ہے۔ اور جمع ہے۔ جن ممالک میں اسلام کی پہلے پہل اشاعت ہوئی اور جن ملکوں سے مسلمان مجاہدوں نے شروع شروع میں علم جہاد بلند کیا تھا۔ وہ سب ملک براعظم یورپ کے مشرق میں واقع ہیں۔ اس نسبت سے یورپ والوں نے مسلمانوں کو مشرقی لوگ کہنا شروع کر دیا۔

"مشرقی لوگ" ایک اصطلاح بن گئی تھی جس کیلئے عربی میں لفظ مشرقین تھا۔ یونانیوں نے سب سے پہلے شرقیین کی اصطلاح استعمال کی اور مسلمانوں کو SARAKENOS (سارا کی نوس) کہنے لگے غالباً یونانیوں نے یہ لفظ "شرقیون" سے لیا تھا۔ جو "شرقیین" ہی کی ایک صورت ہے۔ یونانی زبان سے یہ لفظ لاطینی زبان میں گیا تو اسکی املا SARACENUS (سارا کی نوس) ہو گئی۔ گویا یونانی لفظ میں K (ک) تھا۔ اور لاطینی میں C (ک) ہو گیا۔ یہ صرف املا کی تبدیلی تھی۔ تلفظ میں فرق نہ تھا۔ اس لئے کہ لاطینی میں C (ک) کی آواز دیتا ہے۔ لاطینی سے یہ لفظ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انگریزی میں آیا تو املا میں "ے" باقی رہا، لیکن اسکی آواز بجائے "ک" کے "س" کی ہوگئی اور اس طرح یہ لفظ SARACEN (سراسین) بن گیا۔ باقی رہا یونانی لفظ کا آخری جزو "OS" اور لاطینی "OS" سو یہ شروع میں ہی زائد تھے، سو انگریزوں نے انہیں حذف کردیا۔

SARACEN (سیراسین) اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ ایک لفظ جب ایک زبان سے، دوسری زبان میں جاتا ہے۔ تو اپنے جملہ خواص اور معانی و مطالب کے ساتھ نہیں جاتا۔ بلکہ کوئی ایک آدھ وصف ساتھ لے جاتا ہے۔ غور فرمائیں "شرقیین" کے معنی ہیں "مشرقی لوگ"، لیکن یورپ میں SARACEN یا SARAKENOS کے معنی صرف مسلمان کے ہیں، چنانچہ اہم کتاب A SHORT HISTORY OF SARACEN صرف مسلمانوں کی تاریخ ہے۔ اور اسکے اردو ترجمہ کا نام "تاریخ اسلام" تجویز کیا گیا ہے۔

حاصل کلام امیر، جبل الطارق، حشیش اور شرقیین عربی کلمات ہیں۔ اہل یورپ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے امیر البحر سے ADMIRAL جبل الطارق سے GIBRALTAR حشیش سے ASSASSIN اور شرقیین سے SARACEN کے کلمات بنائے ہیں۔

ان کلمات کا عربی الاصل ہونا کوئی اختلافی مسئلہ نہ تھا۔ ہم نے صرف اس لئے انہیں لیا ہے۔ کہ قارئین کرام اس امر کا اندازہ فرماسکیں کہ:-

۱۔ جب ایک لفظ ایک زبان سے دوسری زبان میں جاتا ہے تو اسکی صورت مسخ ہوجاتی ہے۔

۲۔ اس لفظ کے معنی میں تحریف ہوجاتی ہے۔

۳۔ جب لفظ کسی زبان میں ہجرت کرکے جاتا ہے۔ تو اس زبان کے مزاج کے مطابق اس میں تبدیلیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

۴۔ املا میں ایک حرف ایسا آجاتا ہے جس کا تلفظ مختلف زبانوں میں مختلف ہوتا ہے اس طرح بسا اوقات لفظ کی صورت ایک ہی رہتی ہے۔ لیکن اس کا تلفظ بدل جاتا ہے۔

سمندر ہم نے امیر البحر کے بیان میں عرض کیا ہے کہ یہ لفظ "امر" تھا۔ اس سے "امیر" اور "امیر البحر" بن گیا۔ یہاں تک تو یہ عربی ہی رہا۔ پھر فرانسیسی میں جاکر AMIRAL اور انگریزی میں پہنچ کر ADMIRAL بن گیا ہے۔ فرانسیسی یا انگریزی لفظ میں MIR کا مادہ موجود ہے۔ بعض نے اس سے دھوکا کھایا اور سمجھ لیا آبدوز کو جو SUBMARINE (سب میرین) کہتے ہیں۔ اس میں MARINE

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

AMIRAL یا ADMIRAL کے MIR سے ماخوذ ہے جس کے معنی سمندر کے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ بہت دور کا قیاس ہے۔ اصل حقیقت کچھ اور ہے۔

سمندر کیلئے یورپ کی جدید زبانوں میں مندرجہ ذیل کلمات پائے جاتے ہیں۔ فرانسیسی میں MER ہسپانوی اور پرتگالی میں MAR اطالوی میں MARE روسی میں MORE اور یورپ کی جدید زبانوں کی تالیف شدہ زبان "اسپرانتو" میں MARO ذرا غور فرمائیں۔ میر، مار، مور اور مارو میں کم و بیش مار کی آواز مشترک ہے۔ یہ عربی میں پانی کے معنی دیتا ہے۔ باقی رہا R (ر) کا سوال سو ممکن ہے یہ زائد ہو جسطرح SARACEN کے آخر میں یونانیوں نے OS اور لاطینی بولنے والوں نے OS کا اضافہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہم MARE کو دو عربی کلمات سے مرکب تسلیم کر لیں یعنی "ما" اور "ری" یا "ریّان" سے تو بھی اہل علم ہماری تردید نہیں کریں گے۔ اس صورت میں سمندر کے لئے اطالوی زبان کا لفظ MARE (مارے) عربی کے "ما ری" سے اور انگریزی کلمہ MARINE عربی کے "ما ریان" سے ماخوذ ہوگا۔ باقی زبانوں کیلئے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح اہل یورپ نے GIBRALTAR میں طارق کا "ق" حذف کر دیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے "ما ریّ" سے "ی" یا "ما ریّان" سے "یان" حذف کر دیا ہے۔

"ریّ" اور "ریّان" کے معنی پانی، سیرابی اور تر و تازگی کے ہیں۔ گویا MARINE کے معنی ہوئے "ما ریّان" بہت زیادہ پانی یعنی سمندر۔

آبدوز سطح سمندر سے نیچے پانی میں چلنے والی ایک کشتی کا نام ہے جو سمندری لڑائی میں کام آتی ہے۔ اہل یورپ اسے SUBMARINE (سب میرین) کہتے ہیں۔ SUB کے معنی ہیں تحت نیچے، زیر۔ اور MARINE (میرین) کے معنی ہیں پانی، سمندر، دریا۔

یورپ کی زبانوں کی ایک دوسری شاخ میں سمندر کیلئے یہ الفاظ ہیں۔ انگریزی میں SEA (سی) جرمن میں SEE (سی) اور ہالینڈ والوں کی ڈچ زبان میں ZEE (زی) عربی میں ایک مادہ "ساح" ہے جس کے معنی ہیں پانی کا کثرت اور فراوانی سے بہنا ہے۔ اور یہ بات قرین قیاس ہے کہ انگریزی جرمن اور ڈچ میں سمندر کے لئے جو الفاظ ہیں وہ عربی کے اسی مادے "ساح" یا "سیح" سے ماخوذ ہوں۔ "ح" اہل یورپ کیلئے اجنبی حرف ہے، ویسے بھی آخر میں واقع ہونے کے باعث اسکی آواز نمایاں نہیں۔ اس لئے ان لوگوں نے "سیح" کو "سی" بنا کر اپنا لیا ہے۔ (جاری ہے)

© rasailojaraid.com